ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

توشیبا سعید
پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، شعبۂ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر محمد سفیان صفی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر محمد رحمان
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

خواتین کے حج سفرناموں میں آپ بیتی کے عناصر

Toshiba Saeed
Research Scholar, Department of Urdu, Hazara University, Mansehra
Dr. Muhammad Sufian Safi
Associate Professor, Department of Urdu, Hazara University, Mansehra.
Dr.Muhammad Rehman
Assistant professor, Department of Urdu, Hazara university, Mansehra.

Elements of Biography in Hajj Travelogues of Female Writers

Travelogue is an important form of Urdu literature. Like other languages travelogues have been written with great interest in Urdu language, the involvement of females in this area is quite worthy. Female writers have also written travelogues and thus the unique travelogues of female writers were published. In these travelogues hajj travelogues have been included in large number, in which interest of females in religion and following of religious rules is different from male writers, as travelogue have the quality to absorb other forms of literature. So, female hajj travelogues have the impact of biography, life history, letter writing, storytelling, poetry and short stor.y

Keywords: *travelogue, language, literature, quality, religion, interest, female, biography.*

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

سفر نامہ اہم اور معروف صنف ادب ہے۔ اس کا تعلق ذوق داستان سرائی سے ہے، اجنبی علاقوں کے سفر کے بعد انسان دوسروں کو ان تجربات و مشاہدات سے آگاہ کرتا ہے، جن سے وہ گزر کر آیا ہوتا ہے، وہ ان تجربات اور معلومات کے احوال کو قلم بند کرتا ہے، اس سلسلے میں وہ جو تحریری دستاویز تیار کرتا ہے سفر نامہ کہلاتی ہے۔

سفر نامہ دوسری زبانوں کی طرح اردو زبان میں بھی ذوق و شوق سے لکھے گئے ہیں، لکھے جا رہے ہیں اور جب تک داستان سرائی کا شوق زندہ ہے لکھے جاتے رہیں گے، گزشتہ صدی میں اردو زبان میں خواتین کے سفر ناموں کا ذوق بڑھتا گیا، مرد اہل قلم کے ساتھ ساتھ خواتین اہل قلم نے بھی سفر نامے تحریر کرنا شروع کیے اور یوں خواتین کے سفر نامے بھی کثیر تعداد میں سامنے آنا شروع ہوئے۔

مذہب کے حوالے سے سفر حج اور عمرہ کی روایت قدیم ہے مگر ان دنوں مذہبی سفر ناموں کو ضابطہ تحریر میں لانے کا رواج عام نہ تھا جب کہ مذہبی سفر نامے حاجیوں اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے جانے والے زائرین کے لیے رفیق سفر کے طور پر کام کرتے ہیں۔ مذہب، انسان کی عام معاشرتی اور سماجی زندگی کے لیے سب سے اہم ہے جو زندگی کے آداب اور اصول، زندگی کو سلیقے سے گزارنے اور برتنے کا ڈھنگ سکھاتا ہے ہر معاشرے میں خواتین کا کردار بنیادی ہے۔ خواتین رسم و رواج کی پابند ہوتی ہیں، اس لیے وہ تہذیب کی عکاسی بھی کرتی ہیں، اور یہ ہی اچھے یا برے معاشرے کی بنیاد ہوتی ہیں۔ امور خانہ داری، بچوں کی پرورش اور تربیت عورت کی فطرت میں شامل ہے، اسی لیے وہ ہر چیز کا مشاہدہ اپنے طریقے سے کرتی ہیں۔ اس لیے خواتین کے سفر نامے مردوں کے مقابلے میں مختلف ہوتے ہیں۔ خواتین کا اپنا مخصوص نقطہ نظر ہوتا ہے۔

اردو میں سفر ناموں کی کمی نہیں، مقامات مقدسہ سے لے کر جدید دنیا تک پیشتر ادوار اور ان کے خاص خاص زاویے ان سفر ناموں میں در آئے ہیں۔ خواتین نے جہاں اصناف ادب میں اپنے کارنامے پیش کیے ہیں وہیں سفر نامے کی صنف بھی ان کے خیالات و تجربات سے خالی نہیں، سفر ناموں کا مطالعہ بتاتا ہے کہ ایک ہی علاقے کو حضرات نے بھی دیکھا اور خواتین نے بھی لیکن جب ہم ان کے تحریر کردہ سفر ناموں کا مطالعہ کرتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں کے تجربات، مشاہدات اور محسوسات بہت حد تک مختلف ہیں۔

اردو زبان میں خواتین کے حج سفر نامے جو گزشتہ پون صدی کے دائرے پر محیط ہیں۔ جداگانہ خصوصیات کے حامل ہیں، خواتین اپنے مخصوص میلان طبع کے حوالے سے سفر کے دوران میں ماحول، معاشرت، عادات، رہن

سہن کے طریقے، ملبوسات، غذاؤں، بچوں کی تعلیم و تربیت، صفائی ستھرائی اور گھریلو احوال و مسائل کو دیکھنے، محسوس کرنے اور ان سے متاثر ہونے کا جداگانہ صلاحیت رکھتی ہیں، جو مردوں سے بالکل مختلف ہے۔

مرد حضرات کے سفر نامے اکثر ان احوال کے بیان سے خالی ہوتے ہیں جن پر خواتین سفر نامہ نگار خصوصی توجہ دیتی ہیں۔ خواتین سفر ناموں میں زندگی کے آداب، اصول زندگی اور زندگی کو سلیقے ست گزارنے کا طریقہ، دوران سفر بچوں کی پرورش، نگہداشت اور لباس کے اصول اور ضابطے، گھروں کی سجاوٹ اور اشیاء کو سلیقے سے رکھنے کے ساتھ ساتھ زندگی خوش سلیقگی سے گزارنے کا ڈھنگ خصوصی مطالعے کی حیثیت رکھتا ہے، مذہب کے حوالے سے سفر حج اور عمرہ کی روایت قدیم ہے۔

حج سفر نامے لکھے گئے تو خواتین نے بھی اس طرف توجہ دی۔ اردو میں صغرا بیگم، ہمایوں مرزاوہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اردو میں مذہبی سفر نامہ لکھا۔ نسائی سفر ناموں میں ان کے مذہب کے ساتھ وابستگی اور دینی آداب و شعائر کی پابندی، مردوں کی نسبت ایک علیحدہ طرز کی نشاندہی کرتی ہے، خواتین حساس ہوتی ہیں۔ دور بینی سے کام لیتی ہیں۔ ان کا نقطہ نظر مردوں ے منفرد ہوتا ہے جو ان کے سفر ناموں میں نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ سفر ناموں میں چونکہ دوسری اصناف ادب کو جذب کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے اس لیے خواتین کے سفر ناموں میں سوانحی حالات، آپ بیتی، مکتوب نگاری، شاعری اور کہیں کہیں ہلکی ہلکی کہانیاں بھی در آئی ہیں۔

سفر نامے کا بیانیہ چونکہ صداقت پر مبنی ہوتا ہے اس لیے ان میں آپ بیتی کے عناصر بھی ملتے ہیں، آج سفر نامہ اردو ادب میں اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس میں بلا کا مزہ پایا جاتا ہے، آپ بیتی اور سفر نامہ دونوں میں مصنف اپنی ذات اور شخصیت پیش کرتا ہے۔ اپنے ذاتی تجربات، مشاہدات، محسوسات، جذبات، نظریات کو بیان کرتا ہے۔ دونوں میں سفر کی روداد ہی بیان کی جاتی ہے۔ فرق یہ ہے کہ سفر نامہ میں کسی جگہ یا علاقے یا خطے کے سفر بیان ہے جبکہ آپ بیتی میں زندگی کے سفر کا بیان ہے۔ بچپن، لڑکپن، جوانی اور پھر بڑھاپے تک کا سفر آپ بیتی کا حصہ ہے۔ سفر نامہ اور آپ بیتی دونوں اصناف ادب کی ذات ہی بنیادی مرکز ہے۔ کبھی کبھار سفر نامہ اور آپ بیتی یکجا ہو جاتے ہیں۔ سفر نامے میں آپ بیتی کی طرح مفید معلومات، سوچ اور فکر کو ایک دوسرے سے ملایا جاتا ہے۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

رحمان مذنب لکھتے ہیں:

"سفر نامہ آج ادب کا قابل قدر اثاثہ ہے۔ اس سے عین متصل آپ بیتی ہے۔ یہ دونوں سگی بہنیں ہیں، کیونکہ دونوں میں فنکار اپنے آپ کو براہ راست پیش کرتا اور گویا ہوتا ہے۔ اس طرح آپ بیتی بھی سفر نامہ ہے۔ یہ بھی ذاتی واقعات، واردات، سانحات، معاملات، تجربات، محسوسات، جذبات اور نظریات کا مرقع ہے۔ یہ سب دوسروں کے حوالے سے بھی آتے ہیں۔ بہر حال اپنا دکھ درد، اپنی خوشی غمی، اپنے احوال آپ بیتی کی اساس ہیں۔ فرق یہ ہے کہ سفر ناموں کا محرک اور اس کی شرط اول سفر ہے۔ آپ بیتی میں بھگی، چھکڑی، ریل گاڈی اور جہاز ہو نہ ہو زندگی کا سفر ضرور ہوتا ہے۔ اپنے ہی ماضی اور اپنے اوپر گزرے ہوئے روز شب ہی سے آپ بیتی مرتب ہوتی ہے"(۱)

سفر نامہ غیر افسانوی صنف ادب ہے۔ اس میں آپ بیتی کی ذاتیت شامل ہے۔ سفر نامہ ایسا فن ہے جس نے آپ بیتی کے عناصر کو اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔

نفیسہ حق لکھتی ہیں،

"بعض سفر نامے ایسے بھی ہیں جن میں لکھنے والے کی روح یعنی اس کی ذات اور محسوسات بھی شامل ہیں۔ ان سفر ناموں میں خارجی عکس بندی بنیادی عنصر ہے۔ مگر جہاں کہیں روحانی رشتہ مضبوط ہے وہاں داخلی اظہار بھی سامنے آتا ہے تاہم بیسوی صدی کے آخری نصف میں لکھے جانے والے سفر نامے خارج سے زیادہ داخل کی نمائندگی کرتے ہیں"(۲)

حج کا سفر روحانی دنیا کا سفر ہے۔ اس سفر کے بیان میں خارجی عناصر کی بجائے داخلی اظہار ہوتا ہے۔ حج سفر نامے جو انیسوی صدی میں لکھے گئے ہیں ان میں مقامات مقدسہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ ار دیگر متبرک مقامات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ البتہ بیسوی صدی کے نصف آخر میں جو سفر نامے سامنے آئے ان میں مؤلف کی ذات کا اظہار ہے۔

خواتین کے اردو حج سفر ناموں میں بھی آپ بیتی کے عناصر نمایاں ہیں۔ حج کا سفر فرض کی ادائیگی کا سفر ہے۔ ، مذہبی فریضہ کی بخوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دہی پر جو روحانی سرور حاصل ہوتا ہے اس کیفیت کے بیان کا تعلق

ضرور انسان کے باطن سے ہی ہے۔ وہ فرض جس کی ادائیگی کی خواہش برسوں سے دل میں ہو اور جب وہ فرض ادا ہو جائے تو روح کی تڑپ ختم ہو جاتی ہے۔

بشریٰ اعجاز لکھتی ہیں:

"سوئے حرم جانے کے خواب، حجاز مقدسہ کی سرزمین پر قدم رکھنے کی آرزو جانے کتنی پرانی ہے۔ شاید یہ پیاس جنموں پر پھیلی ہوئی تھی، اس کی ابتدا تو وہیں سے ہو گئی تھی جب سر زمین مقدس پر پہلی بار لا الہ الا اللہ کا نور پھیلا تھا۔ یہ پیغام ہواؤں کے دوش پر اڑتا ہوا، معطر معطر خوشبو کی طرح دلوں میں ایسا سمایا کہ چودہ سو سال گزر گئے مگر یہ نشہ توحید، یہ جذبہ لافانی یوں رگوں میں بسا کہ قبر کی مٹی میں گم ہو کر بھی تابندہ رہا۔۔ چمکتا رہا۔ انہی جذبوں کی ماری یہ جان منموں سے سلگ رہی تھی"(۳)

فنی طور پر سفر نامے کا بیان ایسا ہے جس میں سفر نامہ نگار کی داخلی کیفیت اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے منفی یا مثبت خیالات اس کے اظہار بیان پر اثرات مرتب کرتے ہیں۔ حج کے سفر کے بیان میں تو داخلی کیفیت زیادہ نمایاں ہے۔

کنیز محمد بیگم "ارض مقدس" میں لکھتی ہیں:

"قدم لڑکھڑا رہے تھے عقل جواب دے رہی تھی مگر ایک کیفیت بے خودی تھی جو آگے جانے پر اکسا رہی تھی۔ معلم کی رہنمائی کے بغیر ایک قدم بھی آگے نہیں جا سکتے تھے اور نہ ہی در رسولؐ پر حاضری کی سعادت حاصل کر سکتے تھے، مگر جذبہ شوق نے عقل اور احساس دونوں کو دور سے سلام کیا اور بندھنوں کو توڑ کر سامان کو بر لب سڑک پھینک کر باب مجید سے سندر داخل ہونے کی سعادت حاصل کر لی"(۴)

سفر نامہ میں سفر نامہ نگار داخلی احساسات کو خارجی حالات سے جوڑ کر پیش کرتا ہے، ایسے میں اس کی ذہنی، قلبی کیفیت کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے۔

ثریا جبیں لکھتی ہیں:

"میں نے تیرہ برس کی عمر میں قلم تھاما تھا، تقریباً ستائیس سال سے خواتین کے رسالوں میں لکھ رہی ہوں، میرے بہت سے افسانے عشق مجازی پر ہیں۔ پہلی مرتبہ عشق حقیقی پر قلم اٹھا رہی ہوں۔ صوفیوں کا قول ہے "خدا

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

عشق مجازی سے گزر کر ملتا ہے" میں نے خدا سے بچپن میں ہی اس طرح باتیں کرنا شروع کر دیں تھیں جیسے کوئی لڑکی اپنی سہیلی سے کرتی ہے۔

سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ۔ مجھے خدا سے ہیبت یا خوف محسوس نہ ہوا۔ مجھے تو وہ اپنا بہت ہی اپنا سا لگا۔ آج سے پندرہ سال قبل میں لاہور میں تھی، میاں سرکاری ملازم تھے، ان کی ٹرانسفر ملتان ہو گئی اور مجھے بچوں کی تعلیم کے سلسلہ میں لاہور رکنا پڑا۔ دیدی جی میرے پاس تھیں۔ ہم سب بہن بھائی اپنی امی کو دیدی جی کہہ کر بلاتے ہیں"(۵)

حج کا سفر عقیدتوں کا سفر ہے اور اظہار عقیدت انسان کی داخلی کیفیت کا اظہار ہی تو ہے۔ یہ اظہار سفر نامے کو آپ بیتی کے قریب لے جاتا ہے۔

سیدہ محمودہ منظور ہاشمی لکھتی ہیں:

"میری خوش نصیبی ہے کہ میرے والدین میرے روحانی پیشوا بھی ہیں اور میرے استاد محترم بھی ہیں۔ گویا شیخ نے اپنی نگرانی میں مرید کی روح کو صیکل کروانے کے لیے شریک سفر بنا لیا۔ ساتھ میری والدہ تھی جن کی تعلیم و تربیت نے عشق رسولؐ کو ہمارے دلوں میں گھر کروا لیا، سو والد، والدہ اور بہن کے ساتھ نے سفر کو اور یادگار بنا دیا۔ مئی ۱۹۹۵ء کو میری خوش بختی کا دن تھا جب گناہ گار سیاہ کار کو سرزمین مقدس کا بوسہ لینا نصیب ہوا"(۶)

سفر نامہ لکھنے والی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ سفر نامہ نگار اپنے سفری مشاہدات کو قاری کے سامنے لاتا ہے تو ان مشاہدات سے حاصل شدہ تاثر کے اظہار سے خود کو نہیں روک سکتا۔ گویا سفر نامہ قلبی تاثرات کا بیانیہ ہے۔

ثریا جبیں لکھتی ہیں:

"دنیا میں ہر خوشی مجھے وقت سے پہلے ملی جب میں ذہنی طور پر اس لیے تیار نہ تھی۔ غم برداشت کرنا آسان معلوم ہوتا ہے مگر خوشی برداشت کرنا بڑے ظرف کا کام ہے۔ کم سنی میں دلہن بنی جبکہ میں اپنے بجائے اپنی گڑیا کو دلہن کے روپ میں دیکھنا چاہتی تھی۔ جو خاموش پڑی رہے مگر میرے یہ کھلونے تو رات رات بھر حلق پھاڑ کر اپنی اور میری نیند حرام کرتے تھے۔ نانی اماں، دادی اماں بھی وقت سے پہلے بنا ڈالا۔ لوگ جب حیرت سے دیکھتے تو جی چاہتا یہ کھچڑی بال بالکل سفید ہو جائیں، عورتیں بڑھاپے سے گھبراتی ہیں، عمر

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

چھپاتی ہیں اور میں نے خود اپنے اوپر بڑھاپا طاری کیا۔ اب اللہ میاں مائی حجن بنانا چاہتے تھے جس پر خود مجھے یقین نہیں آرہا تھا"[۷]

سفر نامے میں جو تجربات و واقعات پیش کیے جاتے ہیں۔ اس میں مصنف کا نقطہ نظر ضرور شامل ہوتا ہے جس کا اظہار غیر ارادی طور پر بھی ہا جاتا ہے اور کبھی کبھار مصنف خود اس کو دلچسپی کے لیے شامل کر لیتا ہے۔

بشریٰ اعجاز لکھتی ہیں:

"طواف شروع ہوا کتنے چکر ہوئے شمار نا کر سکی پاؤں چلتے رہے، فاصلے مٹتے رہے۔ کئی دفعہ دوران طواف دیواروں کو چھو کر جنوں کی تندی کم کرنے کی کوشش کی۔ بہت دفعہ حجر اسود کے نزدیک جانے کی کوشش کی مگر موقع نہ ملا۔ جب بھی قریب جاتی لوگ دھکیل کر پرے کر دیتے اور خود آگے ہو جاتے۔ یہ کیا میں سلگ اٹھی۔ یہ مانا میں ان قابل نہیں، یہ مقام میری حقیر ذات سے بہت ارفع ہے، مگر بلاوا آیا۔ باقاعدہ دعوت نامہ بھیجا گیا تھا۔ اگر یقین نہیں آتا تو دیکھ لو لوگوں میرے پاس ثبوت ہے، شہادتیں ہیں جو تمہاری دنیا میں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ گو کہ وہ سب رسمیں لگتی ہیں۔ وہ اگر نہ ہوتیں تو بھی میں آتی کیونکہ مجھے آنا تھا، یہاں میری روح بندھی تھی"[۸]

سفر نامہ نگار داخل سے وارد ہونے والے تجربے کو غیر محسوس طور پر الفاظ کی صورت دیتا ہے۔ ان تجربات کا رخ کبھی خارج سے داخل کی طرف ہوتا ہے اور کبھی داخل سے خارج کی طرف۔

سلیم مسرت لکھتی ہیں:

"پھر باب اسلام سے اندر داخل ہوئے بت آمدہ گزرنے کے بعد خانہ کعبہ پر نظر پڑی اس ایک نظر پر ساری زندگی قربان! مدتوں کی ترسی نگاہوں نے سعادت دیدار حاصل کی۔ کتنی دیر تک ہم دونوں دم بخو خاموش باادب کھڑے یہ نظارہ آنکھوں کے راستے دل میں یتارتے رہے۔ جانے کون کون سی دعائیں مانگیں، اللہ پاک سے کیا کیا التجائیں کیں، عقیدت، محبت، خوشی، مسرت کے جذبات نے بے خود کر دیا تھا اتنی بڑی سعادت کاتب تقدیر نے میری قسمت میں لکھ دی تھی کہ آپ اپنے پر رشک آرہا تھا۔ دل کو اطمینان و سکون مل رہا تھا کہ بیان سے باہر ہے پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا۔[۹]

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

مصنفات اپنے باطن میں چھپی ہوئی حقیقتوں کا انکشاف کرتی ہیں۔

"جب میں کتاب زیست کے اوراق پلٹوں گی تو وہی اوراق جگمگاتے نظر آئیں گے جن پر گنبد خضریٰ کے گرد طواف کی یادیں رقم ہیں۔ مدینہ منورہ میں اپنے شب و روز گزارتے ہوئے میں نے یہ عادت بنالی تھی کہ بعد مسجد نبوی کا ایک چکر ضرور لگالیے ی تھی۔ آغاز روضہ شریف کی ہریالی جالیوں سے ہوتا اور اختتام بھی وہیں عدا کے ساتھ ہوتا"(۱۰)

کامیاب سفر نامہ وہی ہوتا ہے جس میں سفر نامہ نگار صرف فطرت کا عکاس نہ ہو بلکہ فطرت کے اثر سے پیدا ہونے والے احساس کو بھی بیان کرے۔ یہاں تک کہ قاری بھی اس کو محسوس کرے۔ اس کے بجائے سفر کرنے والا اگر خود اپنے پر روشنی ڈالے، خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کرے تو بات کہاں بنتی ہے۔ سفر نامہ کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ نسائی حج سفر ناموں میں کچھ ایسا رنگ بھی دکھائی دیتا ہے۔

ثریا جبیں لکھتی ہیں:

"اس وقت رات کے تین بجے ہیں، یہ مکہ معظمہ کا وقت ہے، پاکستان میں اس وقت صبح کے پانچ بجے ہیں۔ ۱۷ الکتوبر کا دب میری زندگی کا سب سے قیمتی دن تھا۔ اس دن میں سرزمین حجاز آگئی۔ ۱۶ اکتوبر کراچی میں شام سات بجے سے لے کر دس بجے تک طارق کے بیٹے کی سالگرہ میں مصروف رہی، کراچی میں وہ آخری شام خدا کی شان دیکھنے میں بسر ہوئی مگر دل خدا کا گھر دیکھنے کے لیے بیتاب تھا"(۱۱)

سفر نامہ واحد متکلم میں لکھا ہوا ہوتا ہے اس لیے اس میں قدرتی طور پر آپ بیتی کے عناصر شامل ہو جاتے ہیں اور دلچسپی بڑھ جاتی ہے اور سفر نامہ نگار بھی ہیرو نظر آنے لگتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ سفر نامہ کب لکھا گیا۔ گویا یہ سفر میں بیتی ہوئی بات اور گزرا ہوا افسانہ نظر آتا ہے۔

خدیجہ ریاض لکھتی ہیں:

"مذہب اسلام سے میرا تعلق پیدائشی ہے کیونکہ میں ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی ہوں۔ میرے والدین مذہب کے شیدائی ہیں۔ جب سے میں نے اپنے گھر آنکھ کھولی ہے میں نے مذہبی ماحول دیکھا ہے۔ میرے والدین کو بزرگان دین اور اولیاء کرام سے نہایت عقیدت ہے اور ان کی یہ عقیدت بطور وراثت میرے اندر داخل تھی، ویسے تو میں تمام

اولیاء کرام کی دل سے قدر کرتی ہوں لیکن حضرت داتا گنج بخش کی میں خاص طور پر منعقد رہی ہوں۔ میرا مذہب میں جنون کی حد تک داخل ہونا حضرت علی ہجویری ہی کا مرہون منت ہے۔ ۱۹۸۴ کی سردیوں کی بات ہے کہ مجھے حضرت داتا گنج بخش خواب میں نظر آئے اور مجھے کہا کہ میرے مزار پر آئو اور درود شریف پڑھو، درود شریف پڑھنے کی تعداد بھی بتائی۔ جب میں خواب سے جاگی تو مجھے باقی خواب تو پورا یاد تھا لیکن درود شریف پڑھنے کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں تھا، مجھے ایسا لگ رہا تھا مہ انہوں نے کہا کہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھو"(۱۲)

ثریا جبیں کا"میں موت ڈھونڈتی ہوں زمین حجاز میں "سیدہ محمود منظور ہاشمی کا "کاروان حجاز " بشریٰ اعجاز کا عرض حال" مسرت سلیم کا "سفر آرزو" خدیجہ ریاض کا" دیار حرم میں اکتالیس روز" دیار حرم میں اکتالیس روز" ایسے سفر نامے ہیں جن میں حج کے سفر کے بیان کے دوارن قدرتی طور پر آپ بیتی کا عنصر شامل دکھائی دیتا ہے۔ جو نہ صرف دلچسپی کو بڑھاتا ہے بلکہ قاری کو یہ سفر کوئی گزرا ہوا واقعہ محسوس ہوتا ہے۔

حوالہ جات

۱. انور سدید، اردو ادب میں سفر نامہ، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۸۷ء، ص ۱۲
۲. نفیسہ حق، سفر نامہ فن اور جواز، ادراک پشاور، جنوری، ۱۹۹۵ء، ص ۹۳
۳. بشریٰ اعجاز، عرض حال، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۲۹
۴. کنیز محمد بیگم، ارض مقدس، اعوان پرنٹنگ پریس لاہور، ۱۹۶۴ء، ص ۱۰۰
۵. ثریا جبیں، میں موت ڈھونڈتی ہوں زمین حجاز میں، نظامی پریس لاہور، ۱۹۸۰ء، ص ۹
۶. سیدہ محمودہ منظور ہاشمی، کاروان حجاز، فریدیہ پرنٹنگ ساہیوال، ۱۹۹۵ء، ص ۳۹
۷. ثریا جبیں، کتاب مذکور، ص ۵۰
۸. بشریٰ اعجاز، کتاب مذکور، ص ۵۰
۹. مسرت سلیم، سفر آرزو، ایف ماز پرنٹرز اسلام آباد، ۱۹۸۶، ص ۴۶
۱۰. سیدہ محمودہ منظور ہاشمی، کتاب مذکور، ص ۳۲
۱۱. ثریا جبیں، کتاب مذکور، ص ۳۶
۱۲. خدیجہ ریاض، دیار حرم میں اکتالیس روز، ۱۹۹۸ء، ص ۱۲۶